www.FaizAhmedOwaisi.com

# جامع الصفات نبی


مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی



ناشر

بزم فیضانِ اُویسیہ (باب المدینہ) کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ

# جامع الصفات النبی

از


شمس المصنفین، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ


نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل یڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے ۔(شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ لمن لا اول ولا آخرہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نظیر لہٗ ولا ثانی لہٗ

خوبی وشکل وشمائل وحرکات وسکنات

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہاداری

**سیدنا آدم علیہ السلام:** آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے ناموں کا علم دیا، آپ کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔

**حضور سرورِ عالم ﷺ:** سیدنا ومولانا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسماء کے علاوہ مُسَمِّیَات [1] کا بھی علم دیا۔ آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ اوراللہ کے فرشتے دُرود بھیجتے رہتے ہیں اورمومنین بھی سلام ودُرود بھیجتے ہیں یہ شرف اَتَم (جامع)واکمل ہے کیونکہ سجدہ تو ایک دفعہ ہوکر منقطع ہوگیا اوردرود وسلام ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور اَتَم(جامع) بھی ہے کیونکہ سجدہ تو صرف فرشتوں سے ظہور میں آیا اوردرود میں اللہ تعالیٰ اورفرشتے اورمومنین شامل ہیں علاوہ ازیں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیرِ کبیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس لئے سجدہ کا حکم دیا تھا کہ نورِ محمد ی ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں تھا۔

**سیدنا ادریس علیہ السلام:** حضرت ادریس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھایا۔

**ہمارے نبی پاک ﷺ:** آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے شب ِ معراج میں آسمانوں کے اُوپر مقام قابَ قوسین[2] تک اُٹھایا۔

**سیدنا نوح علیہ السلام:** اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اورآپ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو غرق ہونے سے نجات دی۔

**حضور سرورِ عالم ﷺ:** آپ ﷺ کے وجود کی برکت سے آپ کی اُمت عذابِ اِستِیصال(پوری قوم کو دیا جانے والے عذاب) سے محفوظ رہی۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ‌ۚ (پارہ 9، سورۃ الانفال، اٰیت 33)

**ترجمہ:** اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

یعنی، اللہ تعالیٰ اُن کو عذاب نہیں دے گا اس حال میں کہ آپ اُن میں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کشتی نوح کو بھی آپ ہی کے نور کی برکت سے غرق ہونے سے بچایا کیونکہ اُس وقت نورِ محمدی ﷺ حضرت سام علیہ السلام کی پیشانی میں تھا۔[3]

(زرقانی علی المواہب، جلد3، صفحہ54)

---

[1] مُسَمّٰی کی جمع: موسوم، جو پکارا گیا یا جس کا نام رکھا گیا، وہ (وجود) جس پر کسی خاص اسم کا اطلاق ہوتا ہو۔

[2] عرب اپنی روزمرہ زبان اور محاورے کے مطابق اس بات کا مفہوم پوری طرح سمجھ سکیں۔ قوسین سے مراد کمانیں یا ابرو یا بازو ہیں اور ''قاب'' فاصلے کی اس مقدار کو کہتے ہیں جو دو کمانوں کے درمیان ہوتی ہے۔ جب دو بچھڑے ہوئے دوست مدت بعد ملتے ہیں تو ان کے ملنے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ ایک ہاتھ کمان کی صورت میں اوپر اٹھتا ہے اور دوسرا دوست اسی طرح قریب آکر اپنا ہاتھ اوپر اٹھاتا ہے تو نصف دائرے کی شکل میں دوسری کمان بن جاتی ہے۔ جب دونوں کے مابین معانقے کا عمل تکمیل کو پہنچتا ہے تو ان میں دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ جاتا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ خدا کی ذات معانقے اور ان لوازمات سے پاک ہے لیکن اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرب کی انتہائی صورت کو بیان کرنے کے لئے اس تمثیل کے ذریعے بات ذہن نشین کرائی گئی ہے ورنہ باری تعالیٰ تو ہر مثل سے پاک ہے۔ (سگِ اُویسی)

[3] (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ثم غزوة تبوك، 293/4، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ 1996م)

**سیدنا ھُود علیہ السلام:** آپ کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہوا بھیجی۔

**حضور نبی پاک ﷺ:** آپ ﷺ نے فرمایا کہ بادِصبا سے میری مدد کی گئی اور قومِ عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی۔[4]

(خصائصِ کبریٰ، صحیحین، صفحہ238)

**سیدنا صالح علیہ السلام:** آپ علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے پتھر میں سے اُونٹنی نکالی۔ آپ علیہ السلام فصاحت(خوش بیانی) میں یگانۂ روزگار(بے مثال) تھے۔

**جامع کمالاتِ حضرت محمد مصطفی ﷺ:** اُونٹ نے آپ ﷺ کی اطاعت کی اور آپ ﷺ سے کلام کیا۔ فصاحت میں کوئی آپ ﷺ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

**سیدنا ابراھیم علیہ السلام:** اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے لئے آگ ٹھنڈی کردی۔ آپ علیہ السلام کو مقامِ خُلّت(دوستی) عطا ہوا اسی واسطے آپ کو خلیل اللہ کہتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کے بُت خانے کے بُت توڑے اور آپ علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی۔

**حضور سرورِ عالم ﷺ:** آپ ﷺ ہی کے نور کی برکت سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوگئی آپ کی ولادت شریف پر فارس کی آگ جو ہزار (1000) برس سے نہ بجھی تھی گل ہوگئی۔ شبِ معراج میں کُرۂ نار سے آپ کا گزر ہوا اور کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ آپ کی اُمت میں بھی ایسے بزرگ گزرے ہیں کہ آگ میں ڈالے گئے اور سلامت رہے جیسے ذویب بن کلیب رضی اللہ عنہ و ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ وغیرہ۔

وَرَدْتَّ نَارَ الْخَلِيْلِ مُكْتَتِماً فِيْ صُلْبِه اَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ[5]

یعنی حضرت ابراہیم خلیل اللہ آگ میں پوشیدہ داخل ہوئے آپ اُن کی پشت میں تھے کیسے جل سکتے تھے، طبرانی وغیرہ نے اِس قصہ کو روایت کیا ہے۔

(مواہب، زرقانی، خصائصِ کبریٰ، صفحہ79، جلد1۔ زرقانی علی المواھب، صفحہ193، جلد5)

(تفصیل فقیر کے رسالہ "مصدر السرور" میں ہے۔)

آپ کو درجہ خُلّت(دوستی) عطا ہوا اور اس سے بڑھ کر درجہ حبیب اللہ کا ہے۔ آپ نے خانہ کعبہ کے گرد اور اُوپر جو تین سو ساٹھ (360) بُت نصب تھے محض ایک لکڑی کے اشارے سے یکے بعد دیگرے گرا دیئے۔ آپ ﷺ نے بھی خانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی اور حجرِ اَسود کو اس جگہ پر رکھ دیا تاکہ آپ کی اُمت کے لوگ طواف وہاں سے شروع کریں۔

---

4) یہ حدیث بہت سی کتب جیسے البدایۃ والنہایۃ، شرح القطلانی ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر الآلوسی ودیگر معتبر کتب میں موجود ہے۔
(الخصائص الكبرى، باب ما وقع في غزوة الخندق من الآيات والمعجزات، 573/1، دار الكتب الحديثة)

5) (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ثم غزوة تبوك، 105/4، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ 1996م)
(الخصائص الكبرى، باب ما اختصاصه صلى الله عليه وسلم بطهارة نسبه الخ، 97/1، دار الكتب الحديثة)

**سیدنا اسماعیل علیہ السلام:** جب آپ علیہ السلام کو والد بزرگوار ذبح کرنے لگے تو آپ علیہ السلام نے صبر کیا۔

**حضور نبی پاک ﷺ:** اس کی نظیر آنحضرت ﷺ کا شقِ صدر ہے جو وقوع میں آیا حالانکہ ذبح اسماعیل وقوع میں نہ آیا بلکہ ان کی جگہ دُنبہ ذبح کیا گیا۔

**سیدنا یعقوب علیہ السلام:** آپ کو جب برادرانِ یوسف نے خبر دی کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو آپ علیہ السلام نے بھیڑیئے کو بلا کر پوچھا۔ بھیڑیا بولا میں نے یوسف علیہ السلام کو نہیں کھایا۔[6] (روح البیان، پارہ12، خصائصِ کبری، جلد2، صفحۃ182)

حضرت یعقوب علیہ السلام فراقِ یوسف میں مبتلا ہوئے اور صبر کیا یہاں تک کہ غم کے مارے آپ علیہ السلام کی آنکھیں سفید ہوگئیں اور قریب تھا کہ مُضمَحِل (کمزور) یا ہلاک ہو جاتے۔

**جامع کمالات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ:** آپ ﷺ سے بھی بھیڑیئے نے کلام کیا۔[7] آپ ﷺ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دائمی مُفارَقَت (جدائی) میں مبتلا ہوئے مگر آپ نے صبر کیا حالانکہ اس وقت اور کوئی صاحبزادہ آپ کا نہ تھا۔

**حضرت یوسف علیہ السلام:** آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا حُسن و جمال عطا فرمایا۔ آپ علیہ السلام خوابوں کی تعبیر کرتے تھے مگر قرآن مجید میں صرف تین خوابوں کی تعبیر وارد ہے۔ آپ علیہ السلام اپنے والدین اور وطن کے فراق میں مبتلا ہوئے۔

**حضور نبی پاک ﷺ:** آپ ﷺ کو ایسا حسن عطا ہوا کہ کسی کو نہیں ہوا، حضرت یوسف علیہ السلام کو تو نصف حسن ملا تھا مگر آپ کو تمام ملا۔ آپ ﷺ سے تعبیرِ رویاء کی کثیر مثالیں احادیث میں مذکور ہیں۔ آپ ﷺ نے اھل اور رشتہ داروں اور دوستوں اور وطن کو چھوڑ کر ہجرت کی۔

**سیدنا ایوب علیہ السلام:** آپ علیہ السلام صابر تھے۔

**حضور نبی پاک ﷺ:** صبر میں آپ ﷺ کے احوال حصر (بیان) سے خارج ہیں۔

**سیدنا موسیٰ علیہ السلام:** حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضا[8] عطا ہوا۔ آپ علیہ السلام نے عصا مار کر پتھر سے پانی جاری کر دیا۔ آپ علیہ السلام کو عصا عطا ہوا جو اژدھا بن جاتا تھا۔ آپ علیہ السلام نے کوہِ طور پر اپنے رب تعالیٰ سے کلام فرمایا۔ آپ علیہ السلام نے عصا سے بحیرۂ قُلزم کو دوپارہ کر دیا۔

**حضور نبی پاک ﷺ:** آپ ﷺ کی پشت مبارک پر مہرِ نبوت تھی علاوہ ازیں آپ سراپا نور تھے اگر آپ نے نقابِ بشریت نہ اوڑھا ہوتا تو کوئی جمال کی تاب نہ لاتا۔ آپ ﷺ نے اُنگلیوں سے چشموں کی طرح پانی جاری فرمایا اور یہ اُس سے بڑھ کر ہے کیونکہ پتھر سے پانی

---

[6] (الخصائص الکبری، ذکر معجزاته ...الخ، باب: قصة الذئب، 269/2، دار الکتب الحدیثة)

[7] (الطبقات الکبری لابن سعد، باب ومن خلفاء ...الخ، عبدالله بن مسعود، 111/3، دار الکتب العلمیة بیروت)

[8] چمکتا ہوا ہاتھ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی تلمیح، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالتے تو وہ بہت چمکتا اور دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا جاتیں، یہ ان کا ایک معجزہ تھا۔

نکلنا متعارف ہے مگر خون و گوشت میں متعارف نہیں۔ستونِ حنانہ جو کھجور کاایک خشک تنا تھا آپ کے فراق میں رویا اوراس سے بچے کی سی آواز نکلی جو ماں کے فراق میں رورہا ہو۔آپ ﷺ نے عرش پرمقام قابَ قوسین میں اپنے رب تعالیٰ سے کلام کیا اور دیدارِ الٰہی سے بھی بہرہ ور ہوئے اور حالتِ تمکین میں رہے۔آپ ﷺ نے انگشت ِ شھادت سے چاند کو دو ٹکڑے کردیا۔معجزۂ کلیم تو زمین پر تھا اوریہ آسمان پر،وہاں عصا کا سہاراتھا اور یہاں صرف اُنگلی کا اشارہ تھا۔

**حضرت یوشع علیہ السلام:** آپ علیہ السلام کے لئے آفتاب ٹھہرایا گیا۔آپ علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جبارین(ایک قوم) سے بات کی۔

**حضور نبی پاک ﷺ:** آپ ﷺ کے لئے بھی آفتاب غروب ہونے سے روکا گیا۔آپ ﷺ نے بدر کے دن جبارین سے جہاد کیا اوران پر فتح پائی،آپ ﷺ وفات شریف تک جہاد کرتے رہے اورجہاد قیامت تک آپ ﷺ کی اُمت میں جاری رہے گا۔

**حضرت داؤد علیہ السلام:** آپ کے ساتھ پہاڑ تسبیح پڑھتے تھے۔پرندے آپ کے لئے مُسَخَّر(تابع) کردیئے گئے۔آپ کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نرم ہوجاتاتھا۔آپ علیہ السلام نہایت خوش آواز تھے۔

**حضور نبی پاک ﷺ:** آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں سنگریزوں(کنکر) نے تسبیح پڑھی بلکہ آپ ﷺ نے دوسروں کے ہاتھ میں بھی کنکروں سے تسبیح پڑھوا دی، اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ آپ کے طعام میں سے تسبیح کی آواز آیا کرتی تھی کیونکہ پہاڑ توخشوع خضوع سے مُتَّصِف(صفت رکھنے والا) ہے مگر طعام سے تسبیح مَعہُود(مشہور) نہیں۔پرندوں کے علاوہ حیوانات اُونٹ،بھیڑ یئے، شیر وغیرہ آپ ﷺ کے لئے مُسَخَّر(تابع)اور مطیع(اطاعت کرنے والے) کردیئے گئے۔آپ ﷺ کے لئے شبِ معراج میں صخرۂ بیت المقدس[9] خمیر کی مانند ہوگیا تھا پس آپ نے اس سے بُراق باندھا۔[10]

(دلائل حافظ ابو نعیم اصفھانی)

آپ ﷺ بھی نہایت خوش آواز تھے،چنانچہ ترمذی شریف نے حدیثِ انس میں نقل کیا ہے:

”وَكَانَ نَبِيُّكُمْ أَحْسَنَهُمْ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُمْ صَوْتًا۔“[11]

یعنی اور تمہارے نبی ان تمام (انبیاء) میں سب سے زیادہ حسین شکل اور اچھی آواز والے تھے۔

**سیدنا سلیمان علیہ السلام:** آپ علیہ السلام کو ملکِ عظیم عطا ہوا۔آپ علیہ السلام کے تخت کو جہاں آپ علیہ السلام چاہتے ہوا اُڑا لے جاتی، صبح سے زوال تک ایک مہینہ کی مسافت اورزوال سے شام تک ایک مہینہ کی مسافت طے کرتے تھے۔جن،چرندوپرند آپ علیہ السلام کے مطیع تھے اور آپ علیہ السلام پرندوں کی بولی سمجھتے تھے۔

---

[9] وہ پتھر جس سے انبیاء کرام اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی سے براق کو باندھا۔

[10] (فتح البارى شرح صحيح البخارى،كتاب المناقب،باب المعراج،الجزء7،الصفحة210،دار المعرفة،بيروت)

[11] (الوفا بأحوال المصطفى صلى الله عليه وسلم،الباب الأول في ذكر فضله علي الأنبياء عليه وعليهم الصلاة والسلام ،ص367،دار الكتب العلمية،بيروت)

(إمتاع الأسماع،باب وأما داود عليه السلام ،207/4،دار الكتب العلمية،بيروت)

**حضور نبی پاک ﷺ:** آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ نبوت کے ساتھ ملک لیں یا عُبُودِیَّت (بندگی)، آپ ﷺ نے عُبُودِیَّت (بندگی) کو پسند فرمایا باایں ہمہ(ان سب باتوں کے باوجود) اللہ تعالیٰ نے خزائن الارض کی کنجیاں آپ ﷺ کو عطا فرمائیں اورآپ ﷺ کو اختیار دیا ہے۔آپ ﷺ کوشبِ معراج میں بُراق عطا ہوا جو ہوا بلکہ بجلی سے بھی تیز رفتار تھا۔جن بہ رضا ورغبت آپ ﷺ پر ایمان لائے،آپ ﷺ اُونٹ،بھیڑیئے وغیرہ حیوانات کا کلام سمجھتے تھے، آپ ﷺ سے پتھر نے کلام کیا جسے آپ ﷺ نے سمجھ لیا۔

**سیدناعیسیٰ علیہ السلام:** آپ علیہ السلام مُردوں کو زندہ اوراندھوں کوبینا ،کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے۔آپ علیہ السلام نے مٹی سے پرندہ بنایا۔آپ علیہ السلام نے گہوارہ(نومولودگی) میں لوگوں سے کلام کیا۔آپ علیہ السلام بڑے زاہد تھے۔

**جامع کمالاتِ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ:** آپ ﷺ نے مُردوں کو زندہ اوراندھوں کو بینا اورکوڑھیوں کو اچھا کیا۔اورجب خیبر فتح ہوا تو وہاں کی ایک یہودیہ عورت نے آپ ﷺ کو زہر آلودہ بکری کا گوشت بطور ہدیہ بھیجا، آپ ﷺ نے بکری کا بازو لیا اور اس میں سے کچھ کھایا، وہ بازو بولا کہ مجھ میں زہر ڈالا گیا ہے یہ مردے کو زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ میت کے ایک جزو کا زندہ ہونا ہے حالانکہ اس کا بقیہ جو اس سے مُنْفَصِل(جدا) تھا مردہ ہی تھا۔غزوۂ بدر میں حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی آپ ﷺ نے اُن کو ایک خشک لکڑی دے دی جب اُنہوں نے اپنے ہاتھ میں لے کر ہلائی تووہ سفید مضبوط لمبی تلوار بن گئی۔[12] آپ ﷺ نے ولادت شریف کے بعد کلا م کیا۔آپ ﷺ کا زُہد سب سے زیادہ تھا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

## خاتمہ

نمونہ کے طور پر چند انبیاء ورسل علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے کمالات کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے کمالات عرض کئے ہیں۔تفصیل کے لئے فقیر کی تصنیف ''تنہا داری'' کا مطالعہ کیجئے۔مولیٰ عزوجل قبول فرمائے۔

بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

[12] (البداية والنهاية .السنة الثانية من الهجرة .كتاب المغازي . غزوة بدر العظمى . مقتل أبي جهل لعنه الله .354/3. دار إحياء التراث العربي .الطبعة: الأولى 1408 هـ 1988 م)
(السيرة النبوية (ابن هشام) . [ غزوة بدر الكبرى . قصة سيف عكاشة .638/1.مؤسسة علوم القرآن)

بہاول پور۔پاکستان

(23ذیقعد1427ھ)